فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم یکشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰ | ۳۰ صلح ۱۳۴۵ ہش ۸ شوال ۱۳۸۵ھ ۳۰ جنوری ۱۹۶۶ء | نمبر ۲۵

99

اخبارِ احمدیہ

o- ربوہ ۲۹ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

---

o- ربوہ ۲۹ جنوری۔ کل سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازِ جمعہ پڑھائی۔ نماز سے قبل حضور نے ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں واضح فرمایا کہ ایک مومن کی زندگی خوف اور رجاء کے درمیان بسر ہوتی ہے۔ اس کا دل نیک اعمال بجا لانے کے باوجود ہمیشہ خشیت الٰہی سے گداز رہتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نجات نیک اعمال کے ساتھ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وابستہ ہے۔ تاہم خوف اور خشیت کے باوجود مومن کبھی مایوس نہیں ہوتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مایوسی کو کفار کی علامت قرار دیا ہے۔ مومن جب خوف اور خشیت کے ساتھ ساتھ اپنا سب بھروسہ خدا پر رکھتے ہوئے مایوسی کو اپنے قریب نہیں آنے دیتا اور ہر آن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت کا امیدوار رہتا ہے تو خدا تعالیٰ رجوع برحمت ہو کر اس کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے اور اسے اس کے نیک اعمال کا بہت بڑھ کر اجر عطا فرماتا ہے۔ اور اسے جنتوں کے سرچشمہ یعنی رضائے الٰہی سے نواز کر اسے دین اور دنیا دونوں میں فائز المرام کر دیتا ہے۔ (حضور کے اس پُر معارف خطبہ کا مکمل متن کسی قریبی اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا)

---

o- لاہور ۲۹ جنوری۔ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب بی ایس سی۔ ایم ایڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول جن کا میو ہسپتال لاہور میں معدہ کا اپریشن ہوا تھا تا حال تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

---

o- برادرم چوہدری غلام احمد صاحب کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا ہے محترم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرجن ۱/۳۱ ۶۶ کو ان کے بازو کا اپریشن کریں گے۔ اس سے قبل پانچ ماہ ہوئے لائل پور میں بازو کا اپریشن ہوا تھا۔ جس کے کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے دوبارہ اپریشن کرانا پڑا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اپریشن کامیاب فرمائے اور کامل شفاء عطا فرمائے آمین

اقبال احمد جالندھری
دفتر خدمتِ درویشاں ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمتِ دین کی نیّت باندھ لیں

خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع النّاس ہے

"دعا نہایت نازک امر ہے اور اس کے لئے شرط ہے کہ مستدعی اور داعی میں ایسا مستحکم رابطہ ہو جائے کہ ایک کا درد دوسرے کا درد ہو جائے اور ایک کی خوشی دوسرے کی خوشی ہو جائے۔ جس طرح شیر خوار بچہ کا رونا ماں کو بے اختیار کر دیتا اور اس کی چھاتیوں میں دودھ اتار دیتا ہے ویسے ہی مستدعی کی حالتِ زار اور استغاثہ پر داعی سراسر رقّت اور عقدِ ہمّت بن جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ یہ سب امور خدا تعالیٰ کی موہبت ہیں۔ اکتساب میں ان کو دخل نہیں۔ توجّہ اور رقّت بھی خدا تعالیٰ کے ہاں سے نازل ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ کسی کے لئے کامیابی کی راہ نکال دے تو وہ داعی کے دل میں توجہ اور رقّت ڈال دیتا ہے مگر سلسلۂ اسباب میں ضروری ہوتا ہے کہ داعی کو کوئی محرک شدید جنبش اور حرکت دینے والا ہو۔ اس کی تدبیر بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ مستدعی اپنی حالت ایسی بنائے کہ اضطراراً داعی کو اس کی طرف توجہ ہو جائے ۔۔۔ جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمتِ دین کے سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسولؐ کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد و الم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔

ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے دلوں میں خدمتِ دین کی نیت باندھ لیں جس طرز اور جس رنگ کی خدمت جس سے بن پڑے کرے ۔۔۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک اس شخص کی قدر و منزلت ہے جو دین کا خادم اور نافع الناس ہے ورنہ وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا کہ لوگ کتوں اور بھیڑوں کی موت مر جائیں۔" (ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۲۳، ۳۲۴)

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ جنوری ۱۹۶۶ء

ایٹمی ہتھیاروں کا خطرہ

پرانی حکایت ہے کہ کسی بندر نے ایک برتن میں سے دانے نکالنے کے لئے ہاتھ ڈالا مگر جب مٹھی بھری تو ہاتھ نے نکلنے سے انکار کر دیا۔ اب یہ حالت ہوئی کہ نہ تو وہ دانے چھوڑتا ہے اور نہ ہاتھ باہر نکلتا ہے۔ یہی حالت ہے جو آج مہذب انسانوں نے انسان کی بنا دی ہے۔ قدرت کے راز دریافت کرتے کرتے ان کی مٹھی میں ایٹم پھاڑنے کا راز آ گیا ہے۔ سب سے پہلے امریکہ نے یہ راز استعمال کرنا شروع کیا اور ایٹم بم تیار کر لیا۔ چنانچہ گزشتہ عالمی جنگ میں جاپان کے شہروں پر بم گرائے۔ ناگا ساکی اور ہیروشیما دو شہر بالکل تباہ ہو گئے اور ابھی تک ان کے اثرات انسانوں پر چلے جاتے ہیں۔

امریکہ کے بعد روس نے بھی ایٹم بم بنائے۔ اب دو ایٹمی طاقتیں دنیا میں بالمقابل آ گئیں دانا لوگوں کو فکر ہوئی کہ اگر ایٹمی لڑائی ہوئی تو دنیا تباہ ہو جائے گی۔ اس لئے تجاویز سوچی جانے لگیں کہ ایٹمی ہتھیار استعمال کرنے پر پابندیاں لگائی جائیں۔ امریکہ نے برطانیہ اور فرانس کو بھی ایٹمی ہتھیاروں سے لیس کرنے کی کوشش کی۔ تاکہ روس کا مقابلہ کیا جا سکے۔ آج یہ راز عام ہو چکا ہے اور دنیا کے بہت سے ملک ایٹم بم تیار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے چین ایک ایسا ملک ہے۔ جس نے قابل قدر کامیابی حاصل کر لی ہے اور نہ صرف ایٹمی ہتھیار تیار کر لئے ہیں بلکہ ایٹم بم دور دور پھینکنے کے سامان بھی تیار کر رہا ہے۔ چنانچہ واشنگٹن کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے ایک فوجی ماہر رالف پاول نے کہا ہے کہ چین چار سال کے اندر اندر ہنڈرڈ میل درمیانی مار کے میزائل تیار کر لیگا یہ میزائل ایٹم بم بردار ہونگے۔ اس ماہر نے کہا ہے کہ چین غالباً بین براعظمی میزائل بھی بنا لے گا جو امریکہ تک جا سکیں گے۔

پہلے تو امریکہ کو صرف روس کی فکر تھی۔ اس لئے امریکہ روس سے کوئی ایسا سمجھوتہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا جس سے ایٹمی ہتھیاروں پر پابندی لگائی جا سکے۔ اس میں کسی قدر کامیابی بھی ہوئی جو یہ ہے کہ ایٹمی ٹسٹ زمین کے اوپر نہیں بلکہ زمین کے اندر کئے جائیں۔ مگر ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری اسی طرح جاری ہے۔

چین کی کامیابی سے امریکہ اور نام نہاد مہذب دنیا کو یہ فکر لاحق ہو گئی ہے کہ چین جس کو امریکہ یو این او میں داخل نہیں ہونے دیتا خطرناک بن جائے گا۔ اس لئے اب دنیا کی رائے عامہ یہ ہے کہ چین کو رام کیا جائے۔ اور اس کو یو این او میں داخل کر لیا جائے۔ مگر امریکہ ابھی تک اڑا ہوا ہے۔

بایں ہمہ آج ایٹمی ہتھیاروں کے تعلق میں جو فکر لاحق ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ ان کو عام نہ ہونے دیا جائے ورنہ دنیا میں خطرہ بڑھ جائے گا۔ اس ضمن میں ایک تازہ خبر ملاحظہ ہو۔

"واشنگٹن ۲۶ جنوری۔ امریکہ کے وزیر دفاع میکنامارا نے کہا ہے کہ ان کا ملک عنقریب دور مار میزائیلوں کی بڑی تعداد تیار کر لے گا۔ اور بمبار طیاروں سے کام لئے بغیر روس اور چین دونوں کو نیست و نابود کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ چین بھی پانچ سال تک بین براعظمی میزائلوں کی خاصی تعداد تیار کرے گا۔

مسٹر میکنامارا کل امریکی کانگریس کی فوجی کمیٹی کے خفیہ اجلاس میں بیان دے رہے تھے۔ ان کے بیان کے بعض حصے اشاعت کے لئے دیئے گئے ہیں۔ یہ کمیٹی بمبار طیاروں میں کمی کرنے کے منصوبوں پر غور کر رہی ہے۔ امریکی وزیر دفاع نے دعویٰ کیا اگر روس ۱۹۷۰ء میں اپنے میزائلوں کی پوری قوت سے بھی امریکہ پر حملہ کر دے تو ہماری فوجوں کا بہت بڑا حصہ اس کے حملہ سے زندہ بچ نکلے گا۔ روس کے پہلے حملہ کے باوجود امریکی میزائل بچ رہیں گے۔ ان کا پانچواں حصہ روس کی ایک تہائی آبادی اور تقریباً نصف صنعتی قوت کو تباہ کرنے کے لئے کافی ہوگا۔

مسٹر میکنامارا نے چین کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ امریکہ کے جنگی ہتھیاروں کی تھوڑی تعداد کی مدد سے چین کے پچاس شہری مراکز پر حملہ کیا جا سکتا ہے۔ اس حملہ میں تقریباً پانچ کروڑ انسانوں کو موت کی نیند سلایا جا سکے گا۔ اور ان مراکز کی نصف سے زائد صنعتوں کو تباہ کر دیا جائے گا۔ اس حملہ سے چین کے اہم سرکاری اور فنی ٹھکانے تباہ ہو سکیں گے جن میں اس کے ماہر کاریگروں کی بہت بڑی تعداد ختم کر دی جائے گی۔"

(امروز ۲۷ جنوری ۱۹۶۶ء صفحہ اول)

اس کے باوجود کہ امریکہ خود ایٹمی ہتھیاروں کے سمندر میں غرق ہے وہ چاہتا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کی وبا عام نہ ہو جائے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ اور اس کے مہذب ساتھیوں کے پاس ہی یہ ہتھیار رہیں۔ روس کو تو وہ شاید نسلاً یورپین ملک ہونے کے برداشت کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس لئے بعض خلائی معاہدے بھی کئے جا چکے ہیں۔ مگر وہ یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ غیر یورپی اقوام یعنی ایشیائی اور افریقی اقوام کے پاس بھی ایٹمی طاقت موجود ہو۔ چنانچہ بعض یورپی لوگوں نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ چین پر حملہ کر کے اس کے ایٹمی ہتھیاروں کو تباہ کر دیا جائے۔

ایٹمی ہتھیاروں پر پابندیاں لگانے کے متعلق جو بات چیت ایک مدت سے ہو رہی ہے اس کی حالت یہ ہے کہ جو تجاویز روس پیش کرتا ہے اس کو امریکہ اور برطانیہ مسترد کر دیتے ہیں اور جو تجاویز امریکہ اور برطانیہ پیش کرتے ہیں۔ اس کو روس مسترد کر دیتا ہے۔

یہ حالت ہے اور دانشور سوچ رہے ہیں کہ دنیا کا کیا بنے گا۔ روس اور امریکہ ایک طرف تو پابندیاں چاہتے ہیں۔ دوسری طرف زیادہ سے زیادہ ایٹمی ہتھیار بنانے چلے جاتے ہیں۔ الغرض وہی حالت ہے جو بندر کی مٹھی کی حالت ہے۔ نہ تو زیادہ سے زیادہ طاقت کی ہوس چھوڑتی ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کو تباہ کر دیا جائے اور نہ دل سے وہ خطرہ ہی کم ہوتا ہے جو ایٹمی ہتھیاروں سے دنیا کو لگ رہا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اب یہ مرض سائنسدانوں کو لگا ہوا ہے کہ خلا میں ایسے مراکز تعمیر کئے جائیں۔ جہاں سے تمام دنیا پر قبضہ کیا جا سکے۔ اس وقت مولانا رومی کا مشہور شعر خوب چسپاں ہوتا ہے کہ؎

علم را بر دل زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود

یعنی اگر انسان اپنا علم نیک کاموں اور دنیا کی واقعی بہبودی کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے استعمال کرے تو وہ انسان کا مددگار دوست بن جاتا ہے۔ لیکن اگر علم کو محض دنیا کے سامانوں کے حصول کے لئے استعمال کیا جائے تو وہ سانپ بن جاتا ہے۔ جو آخر ڈس کر انسان کو ہلاک کر دیتا ہے۔

جہاں تک علم حاصل کرنے اور قانونِ قدرت کے راز دریافت کرنے کا سوال ہے وہ اپنی جگہ پر نہ تو برا ہے اور نہ اچھا۔ البتہ اگر یہ علم اللہ تعالیٰ کی معرفت کے لئے استعمال کیا جائے تو وہ واقعی ہمارے لئے بے حد مفید ہو سکتا ہے۔ اس کا تصور قرآن پاک نے ان الفاظ میں دیا ہے

وللہ ملک السموات والارض، واللہ علیٰ کل شیٔ قدیر○
ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنھار لاٰیٰت
لاولی الالباب○ الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا و
علیٰ جنوبھم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا
ما خلقت ھذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار○

(اٰل عمران ۱۹۰ تا ۱۹۲)

اور آسمانوں اور زمین کی حکومت اللہ ہی کی ہے اور اللہ ہر بات پر پوری طرح قادر ہے۔ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے آگے پیچھے آنے میں عقلمندوں کے لئے یقیناً کئی نشان (موجود) ہیں۔ (وہ عقلمند) جو کھڑے اور بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر اللہ کو یاد کرتے (رہتے) ہیں۔ (اور کہتے ہیں کہ) اے ہمارے رب تو نے اس (عالم) کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا تو (ایسے بے مقصد کام کرنے سے) پاک ہے۔ پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ (اور ہماری زندگی کو بے مقصد بننے سے بچا لے)

مگر مہذب انسان اس کو انسان اور دنیا کو ہلاک کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ یہ نتیجہ ظاہر ہے۔

سامان برائے مہاجرین

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مہاجرین کی طرف سے لحاف بستر اور پہننے کے کپڑوں کی برابر مانگ آ رہی ہے۔ احباب زیادہ سے زیادہ سامان نظارت ہذا کو بھجوائیں تاکہ مستحقین میں تقسیم کیا جا سکے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر امور عامہ ربوہ)

امریکہ میں تبلیغِ اسلام

■ ڈیٹن میں پہلی باقاعدہ مسجد کی تکمیل ■ تقسیم لٹریچر ■ گرجاؤں اور یونیورسٹیوں میں تقاریر ■ ۱۳ افراد کا قبولِ اسلام ■ طلباء میں اسلام کے مطالعہ کا بڑھتا ہوا شوق۔

احمدیہ مسلم مشن امریکہ کی سہ ماہی رپورٹ از جولائی تا ستمبر ۱۹۶۵ء

(مکرم سید جواد علی صاحب مبلغِ امریکہ مقیم واشنگٹن)

(قسط ۲)

تقسیم لٹریچر

سب سے اہم اور مقبول ذریعۂ تبلیغ تقسیم لٹریچر ہے۔ امریکہ کی سماجی زندگی کے پیشِ نظر انفرادی ملاقاتوں میں کافی دقت پیدا ہوتی ہے مگر لٹریچر ہر کوئی شوق سے پڑھ لیتا ہے۔ عوام کے پاس وقت کم ہونے کی وجہ سے ذاتی تعلقات قائم کرکے اسلام کا پیغام دینے کی نسبت بذریعہ لٹریچر ان تک رسائی حاصل کرنا نہایت آسان ہے۔ چنانچہ زیادہ سے زیادہ لٹریچر عوام تک پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے طلباء میں خاص طور پر اسلام کے مطالعہ کا شوق بڑھ رہا ہے اور آئے دن سکولوں کالجوں اور یونیورسٹیوں سے لٹریچر کی مانگ آتی رہتی ہے۔ عرصہ زیرِ رپورٹ میں ایک طالب علم کا خط آیا کہ وہ موازنہ مذاہب کی کلاس کے دوران میں اسلام سے زیادہ دلچسپی لینے لگ گیا ہے اور اس کو مزید معلومات حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ چنانچہ اسے لٹریچر بھجوایا گیا جس پر اس نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اس یونیورسٹی میں شام کا ایک عرب طالب علم زیرِ تعلیم ہے۔ اسنے احمدیہ جماعت کی تبلیغی جد وجہد کے متعلق پڑھا جس کی وجہ سے اس کو مزید مطالعے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ اسنے جماعت کے پیدا کردہ لٹریچر کے حصول کی خواہش کی۔ عربی کا لٹریچر بھجوایا گیا۔

بعض جیلوں میں کئی ایک قیدی اسلام میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ مختلف شہروں میں ۶ کے قریب ایسے جیل خانے ہیں جہاں کے قیدیوں سے میری خط وکتابت جاری ہے قیدیوں کے اس شوق کو دیکھ کر وہاں کے کارکنان کو جیل میں اسلام پر لٹریچر مہیا کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسی گن سٹیٹ کے ایک جیل کے منتظمین کی طرف سے خط آیا کہ کئی ایک قیدیوں نے اسلام پر مطالعہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے اور لٹریچر مہیا کرنے کی درخواست کی ہے۔ اسی طرح ایک اور جیل کے وارڈن کی طرف سے لٹریچر کی مانگ آئی جس کو بھجوایا گیا۔ درجن کے قریب ایسے افراد ہیں جو براہِ راست ہم کو خط لکھ کر لٹریچر کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ کئی ایسے افراد کو لٹریچر بھجوایا گیا جن کے شکریے کے خطوط موصول ہوئے۔

واشنگٹن میں چرچ کی ایک تنظیم کی طرف سے اعلان ہوا کہ ان کا مذہبی پروگرام ریڈیو اور ٹیلیویژن پر نشر ہوگا اس لئے عوام اس سے فائدہ اٹھائیں۔ انکے اس اعلان کو پڑھ کر خاکسار نے ان پادریوں کو تبلیغی خطوط لکھے اور ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ لٹریچر اسلام پر بھجوایا۔

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ۲۰۰۰ کی تعداد میں یک ورقہ اور دو ورقہ کتابچے کی صورت میں اشتہارات چھپوائے گئے جو مختلف جماعتوں میں تقسیم کے لئے بھجوائے جا رہے ہیں اور مقامی طور پر بھی تقسیم کئے جا رہے ہیں۔ خدا تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے۔

مشن ہاؤس

مشن ہاؤس میں ۵۰ کے قریب افراد معلومات حاصل کرنے کے لئے آئے۔ ان میں سے خاص طور پر ایک پروٹسٹنٹ مشنری اور انکی اہلیہ قابلِ ذکر ہیں۔ یہ افریقہ میں کافی عرصہ رہ کر تبلیغ کا کام کرتے رہے ہیں جس کی وجہ سے وہ جماعتِ احمدیہ کے نام سے اچھی طرح واقف تھے۔ امریکہ میں جماعت کے کام سے واقفیت حاصل کرنے اور طبع شدہ لٹریچر کے حصول کے لئے انہوں نے خواہش کی۔ لمبا عرصہ ان سے ہمارے کام کی نوعیت کے بارے میں گفتگو ہوتی رہی جس کو وہ بڑے شوق سے سنتے رہے۔ کوئی گھنٹہ بھر یہ ملاقات رہی۔ جاتی دفعہ ان کو کافی لٹریچر دیا گیا۔ اسی طرح ایک کرنل صاحب بمع اہلیہ تشریف لائے۔ وہ کئی ایک اسلامی ممالک کا سفر کر چکے ہیں۔ واپسی پر ان کو لٹریچر دیا گیا جس کو انہوں نے شکریے کے ساتھ قبول کیا۔ اسی طرح ایک ہائی سکول کے ایک استاد ملنے کے لئے آئے جو اپنے طلباء کی سہولت کے لئے اسلام کے متعلق معلومات اور لٹریچر حاصل کرنا چاہتے تھے۔ وہ لمبا عرصہ ٹھہر کر اسلام اور احمدیہ جماعت کے کام پر سوالات کرتے رہے جن کے خاطر خواہ جوابات دیئے جاتے رہے اور واپسی پر ان کو لٹریچر دیا گیا۔

جلسہ سیرت النبیؐ

عرصہ زیرِ رپورٹ میں "سیرۃ النبیؐ" پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس کی صدارت ایک غیر از جماعت دوست نے کی۔ رسول کریمؐ کے اسوۂ حسنہ کے مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں جن کو بڑی توجہ سے سنا گیا۔ آخر پر صدر صاحب نے آدھ گھنٹہ تقریر کرکے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

اجلاس خصوصی

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ایک ہفتہ کے لئے جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب واشنگٹن میں تشریف لائے اور "بین الاقوامی قانون" کے ماتحت ہونے والی ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ چند مرتبہ آپ مشن ہاؤس میں بھی تشریف لائے۔ ایک دن چوہدری صاحب کو مشن کی طرف سے ظہرانے پر مدعو کیا گیا۔ آپ دو گھنٹہ تشریف فرما رہے۔ ممبران جماعت کے سامنے تقریر فرمائی جس میں بہت مفید نصائح فرمائیں۔ انفرادی طور پر بھی ممبران سے ملتے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ جناب چوہدری صاحب جب کبھی واشنگٹن تشریف لاتے ہیں خواہ ایک دن کے لئے ہی کیوں نہ آئیں مشن ہاؤس میں ضرور تشریف لاتے ہیں اور ہمارے درمیان رونق افروز ہو کر ہماری حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

سفر

خاکسار کئی دفعہ اپنے سرکل میں دوسری جماعتوں کے دورے پر گیا۔ فلاڈلفیا نیویارک اور بالٹی مور کی جماعتوں کے ہفتہ وار اجلاسوں میں شرکت کی۔ انتظامی۔ تربیتی اور تبلیغی امور پر مقامی ممبران کو مشورے دیئے اور مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔ کنونشن کمیٹی کی ایک میٹنگ کے لئے پٹس برگ گیا۔ ڈیٹن میں تعمیر مسجد کے سلسلے میں ایک میٹنگ میں شرکت کے لئے گیا۔ اور دوسری دفعہ ڈیٹن میں کنونشن میں شرکت کے لئے گیا۔

بیعت

عرصہ زیرِ رپورٹ میں ۱۵ افراد بیعت کرکے اسلام میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالےٰ ان نومبائعین کو اسلام کی تعلیم کو اپنانے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

حلقہ شکاگو

اس حلقہ کے انچارج مکرم شکر الٰہی صاحب جبین ہیں وہ اپنی رپورٹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

تبلیغی و تربیتی اجلاس

ہر اتوار کو بعد دوپہر مسجد میں اسلام کے متعلق لیکچر دیا گیا۔ چند ایک پاکستانی ڈاکٹر جو یہاں اعلےٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں نے اجلاس میں شمولیت کی۔ ان کے علاوہ اپنے ممبر اور غیر مسلم جن میں دو سفید فام ہیں ان اجلاسوں میں شامل ہوتے رہے۔ زبانی معلومات کے علاوہ انہیں لٹریچر برائے مطالعہ دیا۔

نمازِ جمعہ :- نمازِ جمعہ باقاعدہ ادا کی جاتی رہی۔

نرائن سٹی میں تبلیغ

کرسچین میڈیکل ایسوسی ایشن نے ڈاکٹر عمر نصر اللہ خاں صاحب جو ہمارے نئے احمدی بھائی ہیں کو اسلام پر تقریر کی دعوت دی خاکسار بھی ان کے ہمراہ اس تقریب میں شامل ہوا۔

ڈاکٹر صاحب نے حضرت رسولِ اکرم محمد صلعم اور حضورؐ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی خوشخبری دی اور انہیں اسلام کی عام تعلیم سے آگاہ کیا۔

تقریر کے بعد سوالات کا سلسلہ جاری رہا خاکسار نے سوالات کے جوابات دینے میں ڈاکٹر صاحب کی مدد کی اس طرح شامل ہونے والوں کو تبلیغ کا موقع ملا۔

شکاگو شہر کے مرکز میں دفتر کا قیام

اعلےٰ طبقہ کے لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لئے شکاگو شہر کے مرکز میں ایک

اعلیٰ بلڈنگ میں دفتر قائم کیا۔ امید ہے کہ انشاء اللہ دفتر کے ذریعہ اعلیٰ طبقہ تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں مدد ملے گی۔

زائن میں مشن کا قیام

Zion, Illinois

یہ شہر الیگزنڈر ڈوئی نبوت کے جھوٹے مدعی نے قائم کیا تھا اور یہ شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہلاک ہوا تھا۔ اس طرح اس شہر میں اسلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوا تھا۔

اس شہر اور اس کے گرد و نواح کے شہروں میں گورے لوگوں کی آبادی ہے۔ اسلام کا پیغام دینے کی خاطر اس شہر کے بہت اچھے علاقہ میں مکان خرید اگیا ہے۔

متفرق

عرصہ زیر رپورٹ میں سات افراد بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔

حلقہ ڈیٹن

اس حلقہ کے انچارج میجر عبد الحمید صاحب ہیں وہ تحریر فرماتے ہیں:۔

مسجد:۔

خدا کے فضل اور رحم سے مسجد ڈیٹن مکمل ہو گئی ہے۔ مسجد کی تکمیل پر پریس نے کافی پبلسٹی دی ہے جس کی وجہ سے ڈیٹن میں ہماری جماعت کی کافی شہرت ہوئی ہے۔ مسجد کی کئی ایک تصاویر بھی مقامی اخباروں میں چھپیں اور ریڈیو نے کئی نوٹ دئے۔

مسجد کی تکمیل کے بعد اسلام پر معلومات حاصل کرنے کے لئے آنے والوں کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ کئی لوگ فون پر کال کر کے مسجد کے متعلق اور اسلام کے متعلق معلومات حاصل کر رہے ہیں۔

مسجد میں ایک سفید پادری مسٹر Schnieder آئے۔ یہ پہلے بھی کئی مرتبہ آچکے ہیں۔ مسجد کی تعمیر کو دیکھ کر وہ بہت متعجب اور متاثر ہوئے ہیں۔ مطالعہ کر رہے ہیں۔

کنونشن

۴ اور ۵ ستمبر ۱۹۶۵ء کو جماعتِ احمدیہ امریکہ کی سالانہ کنونشن ڈیٹن مسجد میں منعقد ہوئی۔ ۲۰۰ نمائندگان شریک ہوئے کنونشن کا ذکر مقامی پریس میں بھی ہوا۔

تبلیغ

ایک نوجوان سفید فام پادری کا لڑکا اسلام کا مطالعہ کر رہا ہے۔ ایک نیگرو عورت کے مسلمان ہونے پر اس نے اپنی فیملی کے دوسرے ممبران کو تبلیغ کرنے کے لئے گھر پر مدعو کیا جہاں فیملی ممبران کو پیغام اسلام دیا اور لٹریچر مطالعہ کے لئے دیا۔ پادری زیرِ تبلیغ ہے۔ کئی دفعہ مسجد میں آچکا ہے۔

تقریر

مقامی وائی۔ ایم۔ سی۔ اے میں ایک تقریر کرنے کا موقعہ ملا جس کی وجہ سے کئی ایک علم دوست احباب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ اور ان کو لٹریچر دیا گیا۔ کئی ایک نے مسجد میں آنے کا وعدہ بھی کیا۔

تعلیمی اور تربیتی اجلاس

مسجد میں ہفتہ وار تربیتی اور تعلیمی اجلاس ہوتے رہے۔ اسی طرح اتوار کو پبلک میٹنگ بھی باقاعدہ ہوتی رہی جس میں قرآن کریم۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیا جاتا رہا۔ ان اجلاسوں میں کئی ایک غیر مسلم بھی شریک ہوتے رہے اور سوالات کر کے اسلام پر تفصیلی علم حاصل کرتے رہے۔

بیعت

ایک لڑکی بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی۔ قارئین سے اسکے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکھی مار ہفتہ

آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ مکھی آپ کی صحت اور آرام کی شدید دشمن ہے مگر اس کے باوجود آپ اسے برداشت کئے ہوئے ہیں بلکہ مختلف ذرائع سے اس کی افزائشِ نسل میں حصہ لے رہے ہیں گھروں کے اندر یا باہر غلاظت اور کوڑے کرکٹ کو کھلا رکھنا مکھی کی پیدائش کے مراکز کھولنے کے مترادف ہے۔ ٹاؤن کمیٹی اپنے محدود ذرائع سے مکھی مار تو سکتی ہے مگر آپ کے تعاون کے بغیر اس کی افزائش کو نہیں روک سکتی۔ آپ اپنے گھر اور ماحول کو ہر قسم کی گندگی سے صاف رکھیں اور اس طرح مکھی کی مزید پیدائش روک دیں۔ ٹاؤن کمیٹی موجودہ مکھیوں کو تلف کرنے کی کوشش کرے گی جس کے لئے ۳۱ جنوری سے ۵ فروری تک مکھی مار ہفتہ منایا جا رہا ہے اس دوران میں دفتر کمیٹی مکھی مار دوائی کے محلول میں بوری کے ٹکڑے بھگو کر دے گا آپ کا فرض ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور بوری کا ٹکڑا بھیج کر دوائی لگوالیں ہفتہ میں صرف "دو دفعہ دوائی لگی بوری" کا ٹکڑا گھر میں رکھ کر آپ مکھی کا پوری طرح خاتمہ کر سکتے ہیں۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ملائیشیا میں احمدیہ مسلم سالانہ کانفرنس کا انعقاد

(مکرم بشارت احمد صاحب امروہی انچارج ملائیشیا مشن)

امسال خدا کے فضل اور اس کے رحم کے ساتھ ملائیشیا (شمالی بورنیو) میں ملک کی تمام احمدی جماعتوں کی سالانہ کانفرنس کامیابی کے ساتھ منعقد کی گئی۔ اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے ۱۹ دسمبر ۱۹۶۵ء کی تاریخ مقرر کی گئی ملکی حالات کے پیشِ نظر صرف ایک یوم ہی کا پروگرام بنایا گیا۔ احمدیہ مسلم مشن ہاؤس جیسلٹن کی عمارت میں مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا اور اسی عمارت میں جلسہ بھی منعقد ہوا۔

خدا کے فضل و کرم سے قریب و بعید کی جماعتوں کے احباب ۱۸ دسمبر ۱۹۶۵ء کی صبح ہی سے پہنچنا شروع ہو گئے۔

قریب کی جماعتوں کے احمدی احباب نے دور سے آنے والے احبابِ جماعت کا پُر خلوص طریق پر استقبال کیا۔ ان کی رہائش اور طعام کا خاطر خواہ بندوبست کیا اور بحیثیت مہمان نواز اپنے فرائض کو بہتر طریق پر نبھایا احمدی بہنوں نے کھانا تیار کرنے اور احمدی بھائیوں نے کھانا کھلانے اور حسبِ ضرورت خوردنی اشیاء شہر سے مہیا کرنے میں اعلیٰ نمونہ کا اظہار کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

کانفرنس میں حسبِ ذیل جماعتیں شامل ہوئیں۔ تپانن۔ سکادی۔ راما یہ پینپنگ۔ تمالنگ تیلیپوک۔ انانم۔ ساساگاساپنگ کوالا بلائیت بروناٸی اسٹیٹ۔ اور سنڈاکن۔

پروگرام کے مطابق کانفرنس کے تین اجلاس منعقد کئے گئے۔ پہلے دو اجلاس قبل دوپہر اور بعد دوپہر اور ایک رات کے وقت منعقد ہوا۔ رات کا اجلاس مشورہ کی کارروائی پر مشتمل تھا۔

کانفرنس کا انعقاد خاکسار کی تقریر سے ہوا۔ اجتماعی دعا کے بعد خاکسار نے اس کانفرنس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی اور اس تعلق میں بانی احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش اور متعلقہ ارشادات کو جماعت کے سامنے رکھا۔

خاکسار کی افتتاحی تقریر کے بعد مکرم بوجنگ بن رؤوف صاحب نے ایک احمدی کے فرائض کے موضوع پر مقامی زبان میں برجستہ تقریر کی اور احباب جماعت کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس تقریر کے بعد پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دوسرے اجلاس میں تلاوتِ قرآن مجید اور دعا کے بعد مکرم محمد شریف تیو سوچنگ صاحب آف برونائی نے "احمدیت کیا ہے" کے موضوع پر تقریر پڑھ کر سنائی۔ اپنے اس مقالہ میں آپ نے قرآن پاک کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے احمدیت کے حقیقی اسلام ہونے پر دلائل پیش کئے۔ احمدیت اور اس سے متعلق فرائض کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ آپ کی یہ تقریر احباب نے دلچسپی سے سُنی۔ آپ نے بھی مقامی زبان میں ہی تقریر فرمائی۔

آپ کے بعد مکرم ڈینئل مولا یوسف صاحب آف سنڈاکن نے "ہمارا عملی قدم" کے موضوع پر احبابِ جماعت سے خطاب کیا اور احباب کو توجہ دلائی کہ وہ دینی معلومات میں اضافہ کریں۔ گھر کے ماحول کو بہتر بنائیں۔ اپنی اور اپنے بیوی بچوں اور عزیز و اقارب کی اصلاح کریں۔ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ حق کو نڈر ہو کر لوگوں تک پہنچائیں۔ اور چندوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کریں اور خدا کے حضور دعا کرتے رہیں کہ وہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں ادا کرنے کی توفیق بخشے۔

آپ کی اس تقریر کے بعد دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست کیا گیا۔

رات کو نماز مغرب و عشاء کے بعد حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نظامِ خلافت سے حقیقی طور پر وابستگی کی توفیق بخشے۔ ہمارے موجودہ امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لمبی عمر پائیں اور حضور کی اقتداء میں ہم خادمانِ احمدیت اسلام کے پرچم کو دنیا بھر میں لہرائیں۔

نمازوں اور طعام سے فراغت کے بعد مشورے کا اجلاس منعقد ہوا۔

شادی بیاہ۔ بچوں کی دینی تعلیم۔ چندوں کی ادائیگی وغیرہ امور زیر بحث آئے۔ بچوں کی دینی تعلیم کے لئے ایک درسگاہ کا قیام زیر بحث آیا۔ چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی۔

اس کارروائی کے بعد سالانہ کانفرنس خدا کے فضل و کرم سے کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

آخری زمانہ کے مصلح کے متعلق زرتشت نبی کی پیشگوئی

(کا)

اصل مصداق کون ہے؟

(محمد اسد اللہ صاحب قریشی مربی سلسلہ، حال کیمبلپور)

(۴)

احادیث نبویہ میں بھی اس موعود کو عیسیٰ مسیح کا خطاب دیا گیا ہے اور اس کی وہی بعینہٖ صفات حکم و عدل یعنی لوگوں کے جھگڑوں اور مذہبی اختلافات کا انصاف سے فیصلہ کرنے والا، ظلم و شر کو دور کرنے والا اور مظلوموں کی داد رسی کرنے والا اور دنیا میں بالآخر غلبہ حاصل کرنے والا احادیث میں بیان ہوئی ہیں جو زرتشتی لٹریچر سے اوپر درج کی گئی ہیں۔

احادیث نبویہ میں اس موعود مسیح و عیسیٰ کا نام جسے زرتشتی اور اسلامی لٹریچر دونو میں فارسی الاصل بیان کیا گیا ہے احمد آیا ہے۔ احمد نام تمام معارف کا جامع ہے۔ جیسے اللہ کا نام تمام صفات کاملہ کا جامع ہے نیز جس طرح اللہ کا نام خدا تعالیٰ کے لئے اسم اعظم ہے۔ اسی طرح احمد نام نوع انسان میں سے اس انسان کا اسم اعظم ہے جس کو آسمان پر یہ نام دیا گیا ہو اور اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کوئی نام نہیں۔

پس زرتشت نبی اور پیغمبر اسلام دونو کی پیشگوئیوں کے مطابق ہمارے نزدیک صرف بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہی وہ مدعی ہیں جو ہر لحاظ سے ان پر پورے اترتے ہیں۔ وہ مسیح و مہدی کا دعوےٰ بھی رکھتے ہیں فارسی الاصل ہونے کا بھی۔ احمد بھی انہی کا نام ہے اور چھٹے ہزار کے آخر اور ساتویں ہزار کے آغاز میں عین چودھویں صدی کے سر پر وہی ظاہر ہوتے ہیں اور ان کے علاوہ ایسے کسی دوسرے مدعی سے ہم واقف نہیں۔ اسلئے ہم شرح صدر سے کہتے ہیں کہ ان پیشگوئیوں کے حقیقی مصداق صرف آپؑ ہی ہیں۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں اس پر تفصیل سے بحث کی ہے کہ میری پیدائش اسی طرح ہوئی جس طرح حضرت آدمؑ کی پیدائش ہوئی

حضرت آدم کی پیدائش چھٹے دن کے آخر میں ہوئی۔ میری پیدائش چھٹے ہزار کے آخر میں ہوئی . . . .

. . . .

. . . .

کیونکہ خدا کے نزدیک ایک دن ہمارے حساب سے ایک ہزار سال کے برابر ہوا کرتا ہے۔ آپؑ کی اس مفصل عبارت سے ایک اقتباس درج ذیل ہے آپؑ لکھتے ہیں:۔

"ایسا ہی آخر زمانہ کے لئے مقدر تھا کہ ایک طرف شیطانی قویٰ کا کمال درجہ پر ظہور اور بروز ہو اور شیطان کا اسم اعظم (یعنی الدجال ناقل) زمین پر ظاہر ہو اور پھر اس کے مقابل پر وہ اسم ظاہر ہو جو خدا تعالیٰ کے اسم اعظم کا ظل ہے یعنی احمد اور اس کی آخری کشتی کی تاریخ ہزار ششم کا آخری حصہ مقرر کیا گیا اور جیسا کہ قرآن شریف میں اسباب کی تصریح کی گئی ہے کہ ہر چیز کو خدا نے چھ دن کے اندر پیدا کیا مگر اس انسان کو جس پر دائرہ مخلوق ختم ہوتا تھا چھٹے دن کے آخری حصے میں پیدا کیا اسی طرح اس آخری انسان کے لئے ہزار ششم کا آخری حصہ تجویز کیا گیا اور وہ اس وقت پیدا ہوا جبکہ قمری حساب کی رو سے صرف چند سال ہی ہزار ششم کے پورا ہونے میں باقی رہتے تھے اور اس کا وہ بلوغ جو مرسلین کے لئے مقرر کیا گیا ہے یعنی چالیس سال اس وقت ہوا جبکہ چودھویں صدی کا سر آگیا اور اس آخری خلیفہ کے لئے یہ ضروری تھا کہ آخر حصہ ہزار ششم میں آدمؑ کی طرح پیدا ہو اور سن چالیس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح مبعوث ہو اور نیز صدی کا سر ہو اور یہ تین شرطیں ایسی ہیں کہ اس میں کاذب اور مفتری کا دخل غیر ممکن ہے اور پھر امر چہارم کے ساتھ خسوف و کسوف (سورج چاند گرہن ناقل) کا رمضان میں واقع ہونا ہے جو مسیح موعود کی نشانی ٹھہرائی گئی ہے"

(تحفہ گولڑویہ ص۱۷۶-۱۷۷ طبع ۱۹۰۲ء)

پس مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر ہم یقین رکھتے ہیں کہ زرتشت نبی کی زیر نظر پیشگوئی اور اسی طرح پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے حقیقی مصداق حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں جناب بہاء اللہ قطعاً ان کے مصداق نہیں ٹھہر سکتے۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

امید ہے سائل کی تسلی کے لئے یہ سطور کافی ہوں گی۔

نوائے آگہی

ایک نو احمدی کے جذبات

جب ہوا پر عقائد کی بنیاد تھی ۔۔۔ اب حقائق پر ایمان لانا پڑا
شوق کو جنتِ آگہی مل گئی ۔۔۔ دل سے ہر نقشِ باطل مٹانا پڑا

آج تک نور کے شہر سے دور تھا ۔۔۔ واقعی ظلمتوں میں بھٹکتا رہا
میں خس و خار و خاشاک چنتا رہا ۔۔۔ اور پھولوں سے دامن جھٹکتا رہا

راہِ تحقیق آسان تر تھی، مگر ۔۔۔ میرے پاؤں میں زنجیرِ تقلید تھی
فطرتاً دل میں تفہیم کا ذوق تھا ۔۔۔ شاملِ حال مولیٰ کی تائید تھی

میری سعیِ جنوں میرے کام آگئی ۔۔۔ للہ الحمد! میں کامراں ہوگیا
آج باطل کی ظلمت نہاں ہوگئی ۔۔۔ اب حقیقت کا سورج عیاں ہوگیا

میری خوش قسمتی خضر سے بڑھ گئی
گھر میں چشمۂ آبِ بقا مل گیا
دولتِ دوسرا کی ضرورت نہیں
مجھ کو مہدی ملا تو خدا مل گیا

[illegible]

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس بیس روپے ۲۰/

بیعت خلافت اور پیغام صلح

(مکرم محمد عبد الحق صاحب امرتسری گنج مغلپورہ)

اخبار پیغام صلح نے مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۶۶ء کے اداریہ میں یہ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے کہ جماعت احمدیہ کے خلیفہ کی ازسرنو بیعت لینے کا کہیں جواز نہیں ملتا۔ چنانچہ پیغام صلح لکھتا ہے:۔

"خلافت کا مسئلہ قادیانی جماعت میں ایک خاص اہمیت رکھتا ہے اتنی بڑی اہمیت کہ مامور من اللہ کے قائمقام بلکہ اس سے بھی بڑھکر خلیفہ کو قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت امام وقت کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کے لئے بھی یہ لازمی سمجھا جاتا ہے کہ ان کے بعد جس شخص کو خلافت کی گدی پر بٹھایا جائے وہ اس نام نہاد خلیفہ کی ازسرنو بیعت کرے۔۔۔۔

یہ اصول میاں محمود احمد صاحب نے اس وقت وضع کیا جب قادیان میں ان کے حامیوں کی اکثریت نے انہیں خلافت کا منصب عطا کیا اس اصول کو ان کے بعد ان کے بیٹے میاں ناصر احمد صاحب نے اپنا رکھا ہے۔۔۔ حالانکہ اس اصول کی کوئی وضاحت نہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات میں پائی جاتی ہے اور نہ حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے عمل میں یہ نظر آتا ہے حضرت مسیح موعودؑ نے تو اپنے بعد کسی ایسی خلافت کا سلسلہ قائم ہی نہیں کیا۔۔۔ جہاں تک حضرت مسیح موعودؑ کا تعلق ہے۔۔۔ آپؑ نے اپنے بعد خلافت کے سلسلہ کو چلانے کے لئے ایک انجمن بنائی اور اس کو اپنا جانشین قرار دیا"۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس اداریہ کا لکھنے والا یا تو تاریخ احمدیت سے ناواقف ہے اور یا پھر اس نے دیدہ دانستہ حق کو چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؑ کے بعد سلسلہ خلافت جاری ہے اور انجمن خلیفہ کے ماتحت ہے خلیفہ مطاع ہے اور انجمن مطیع اور یہ بات غیر مبائع حضرات کے عمل سے بھی ثابت ہے۔ چنانچہ ۱۹۱۳ء کے آخر میں مولوی محمد علی صاحب مولوی صدر الدین صاحب سید محمد حسین شاہ صاحب وغیرہ کے دستخطوں سے حسب ذیل اعلان کھلے لفظوں میں شائع ہو چکا ہے کہ

(۱) "ساری قوم کے آپ (حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ) مطاع ہیں اور سب ممبران مجلس معتمدین (ثبوت خلافت) آپ کی بیعت میں داخل اور آپ کے فرمانبردار ہیں"

(پیغام صلح ۷ دسمبر ۱۹۱۳ء)

پھر یہ بھی لکھا گیا کہ

۲۔ "حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی بیعت الوصیت کے خلاف ہرگز نہ تھی بلکہ اسکے عین مطابق اور جائز تھی۔

(پیغام صلح ۱۹ اپریل ۱۹۱۴ء)

پس جس طرح حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ رضی اللہ کی بیعت الوصیت کے خلاف ہرگز نہ تھی بلکہ عین مطابق اور جائز تھی اسی طرح آپ کے بعد آنے والے خلفاء کی بیعت بھی ہرگز الوصیت کے خلاف نہیں بلکہ عین مطابق اور جائز ہے اسی اصول کے تحت جماعت احمدیہ نے حضرت امیر المومنین مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کی ہے کاش کہ اہل پیغام بھی اس پر غور کریں۔ رہی یہ بات ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا جواز نہیں سو یہ بھی غیر مبائع حضرات کی عدم واقفیت کا نتیجہ ہے کیا انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب تحفہ بغداد کے صفحہ ۲۷ پر یہ نہیں لکھا ہوا پڑھا کہ:۔

"مسیح موعود یا اس کے خلفا میں سے کوئی خلیفہ ایک زمین سے سفر کرتا ہوا کسی وقت دمشق بھی جائے گا اسلئے لوگوں کو لفظ دمشق پر بھی منددم ہوم کرنے کی کوئی وجہ نہیں کیونکہ لفظ نزول عند منارۃ دمشق سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود (یا ان کے خلیفہ) کا وطن جہاں سے ان کا ظہور ہوگا وہ اور ہوگا مگر اس کا دمشق میں نزول بطور مسافر کے ہوگا۔

(ترجمہ عربی عبارت تحفہ بغداد ص۲۷)

پھر حضرت مسیح پاک علیہ السلام اپنی کتاب "حمامۃ البشریٰ" میں تحریر فرماتے ہیں:

"بعض احادیث میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مسیح موعود اور دجال معہود بلاد شرقیہ یعنی ہندوستان میں ظاہر ہوں گے پھر مسیح موعود یا ان کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی زمین کی طرف سفر کرتا ہوا جائیگا"۔

(ترجمہ عربی عبارت حمامۃ البشریٰ ص۳۷)

دعائے مغفرت

جماعت احمدیہ چک ۲۴۵/E.B ضلع منٹگمری کے ایک مخلص ممبر چوہدری عزیز دین صاحب ولد چوہدری فضل دین صاحب مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء بوقت ۶ بجے شام انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی۔ نمازی۔ تہجد گذار اور نیک انسان تھے مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اپنے پیچھے ایک بیوہ ایک لڑکا اور ایک پوتا دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

ماسٹر عبد العزیز پریذیڈنٹ چک ۲۴۵/E.B ضلع منٹگمری

ماہنامہ تحریک جدید فروری

ماہنامہ تحریک جدید کے فروری کے شمارہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا وہ پیغام جو حضور نے غانا (مغربی افریقہ) کی احمدیہ جماعت کے سالانہ جلسہ سالانہ کے لئے ارسال فرمایا تھا، اردو اور انگریزی۔ دونوں زبانوں میں چھپ رہا ہے۔

اگرچہ یہ پیغام بھیجا تو گیا ہے غانا جماعت کے نام۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر احمدی چاہے وہ دنیا کے کسی ہی علاقے میں رہتا ہو۔ اس پیغام سے انہیں روح کی گہرائیوں میں ایمان وعمل کی تاریں ہلتی ہوئی محسوس کرے گا۔ اس پیغام کو پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کے لئے آپ ماہنامہ تحریک جدید ضرور منگوائیں۔ سالانہ چندہ صرف ڈیڑھ روپیہ۔

(منیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید)

رمضان المبارک میں شعار اسلامی رکھنے کا عہد

محمد عقیل صاحب معلم وقف جدید بہاولپور لکھتے ہیں:۔

"آج رفیق احمد صاحب بجہ ناظم مال نے رمضان شریف میں ایک نیکی اختیار کرنے کی تحریک پر ڈاڑھی رکھ لی ہے۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نیکی میں ترقی دے اور ویسا احمدی بنائے جیسا حضرت مسیح موعودؑ چاہتے تھے۔ آمین"۔

احباب جماعت۔ رفیق احمد صاحب بجہ کی استقامت کے لئے دعا فرماویں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

درخواستہائے دعا

۱۔ خاکسارہ کا لڑکا عزیز سیف اللہ خاں بعارضہ ہائی بلڈ پریشر ایک ماہ سے بیمار ہے

(مبارکہ بیگم۔ گیتا پرکاش بھون مچھلی ٹنکی روڈ۔ کراچی ۳)

۲۔ میں عرصہ ایک سال سے دماغی دورہ میں مبتلا ہوں۔ بہت پریشانی ہے۔

(علیم الدین قمر چک ۳۰/۱۱-۱۰ ضلع منٹگمری)

۳۔ میری والدہ صاحبہ اہلیہ مرزا محمد خان صاحب مرحوم چند دنوں سے بیمار ہیں۔ اب ان کا اپریشن ہونے والا ہے۔ (وسیم احمد ربوہ)

۴۔ میرے داماد چوہدری عبد الکریم صاحب کاٹھ گڑھی مربی سمندری ضلع لائلپور عرصہ تقریباً تین ماہ سے شدید درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ (محمد دین ہیڈ ماسٹر مہدی محلہ گوجرہ ضلع لائلپور)

۵۔ میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ شاکرہ دو دن ہوئے بخار میں مبتلا ہے۔ (ناصرہ پروین ربوہ)

۶۔ مکرمہ والدہ صاحبہ چند دنوں سے سخت علیل ہیں (ملک بشیر احمد ولد ملک محمد شفیع ٹنڈو محمد خاں)

۷۔ بندہ کے والد میاں روشن الدین صاحب کو عرصہ ایک سال ہوا بائیں ٹانگ کے چولہ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی کافی علاج کے باوجود مکمل آرام نہیں آیا۔ اب ان کو چند دنوں سے نمونیہ بھی ہو گیا ہے (محمد عبد اللہ سانگلہ ہل)

۸۔ میرا لڑکا عزیز سلیم احمد مبشر بعارضہ بخار شدید بیمار ہے (محمد علی اسلم معلم وقف جدید)

احباب جماعت ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

چوہدری عنایت خاں صاحب امیر جماعت اللہ دھرگ میانہ

حلقہ بدوملہی ممبر یونین کونسل ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں نے آپ کے شفاخانہ رفیق حیات جبرڈ سیالکوٹ کی تیار کردہ

اکسیر اٹھرا گولیاں

اپنے عزیز کے گھر استعمال کرائیں جو از حد مفید ثابت ہوئیں۔ ان کے استعمال سے خدا تعالیٰ کے فضل کے تحت صحت مند بچہ پیدا ہوا میں تصدیق کرتا ہوں مذکورہ بالا دوائی اٹھرا کے لئے بہترین ہے

ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ رفیق حیات جبرڈ ڈرنک بازار سیالکوٹ

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۰۷۲:۔ میں لطف المنان ولد عطاء الرحمٰن صاحب قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ و منقولہ جائداد نہیں۔ مجھے والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے بطور جیب خرچ ملتا ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں نے ایم ایس سی کا امتحان دیا ہوا ہے نتیجہ نکلنے والا ہے انشاء اللہ کامیاب ہونے پر ملازم ہو جاؤں گا۔ اور فوراً پہلی پوری تنخواہ کا دسواں حصہ بطور حصہ آمد وضع کرانا شروع کردوں گا۔ اس تنخواہ کے علاوہ اور بھی جس قدر ماہوار آمدنی ہوگی اس کا دسواں حصہ بھی بطور چندہ ادا کیا کروں گا۔ میری وفات کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی (منقولہ و غیر منقولہ) اس کے دسویں حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ لطف المنان ابن پروفیسر میاں عطاء الرحمٰن صاحب

گواہ شد :۔ عطاء الرحمٰن پروفیسر فزکس تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد :۔ محمد عبد اللہ قریشی سیکرٹری تحریک جدید ۸/۱۲/۶۵ محلہ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۰۷۳:۔ میں عبد الرشید غنی ولد بابو عبد الغنی صاحب انبالوی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری کل تنخواہ مع الاؤنس اس وقت ۴۲۳ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔

میرا ایک مکان جو کہ ایک کنال زمین واقعہ دار الرحمت وسطی ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جس کی مالیت سات ہزار روپیہ ہے نیز آئندہ میری جو بھی مزید آمدنی یا جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ میری وفات پر جو جائداد بھی ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ عبد الرشید غنی۔

گواہ شد :۔ عطاء الرحمٰن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد :۔ عبد الرحمٰن جنید ہاشمی۔ ٹی آئی کالج ربوہ

مسل نمبر ۱۸۰۷۴:۔ میں امۃ السمیع زوجہ عبد الرشید غنی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔

انگوٹھی ۴ ماشے ہار ایک تولہ تین ماشہ ٹیکہ ۹ ماشے بالیاں ۸ ماشے جن کی قیمت ۳۷۵/- روپے ہے نیز میرا حق مہر ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ میں اپنے زیور اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور نیز وفات پر جو بھی میری جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میری اس وقت کوئی آمد نہیں۔ اگر کسی وقت آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ :۔ امۃ السمیع۔

گواہ شد :۔ میاں عطاء الرحمٰن پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گواہ شد :۔ عبد الرشید غنی لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ

مسل نمبر ۱۸۰۷۵:۔ میں عائشہ صدیقہ غنی بنت بابو عبد الغنی صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اس وقت تک میری کوئی جائداد نہیں ہے مجھے بیس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اس کی اور جو بھی آئندہ آمد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور آئندہ میری جو بھی جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میری وفات پر جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ مغربی پاکستان ہوگی میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ ہوگی۔

الامۃ :۔ عائشہ صدیقہ غنی

گواہ شد :۔ میاں عطاء الرحمٰن پرنسپل ٹی آئی کالج ربوہ

گواہ شد :۔ عبد الرشید غنی لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ

مسل نمبر ۱۸۰۷۶:۔ میں محمد صادق ولد میاں اللہ دتہ صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال ۸ مہینے تاریخ بیعت ...... ڈگری ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اگر میں کسی وقت کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میرا گزارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے جو مبلغ ۱۷۴/- روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ محمد صادق بقلم خود

گواہ شد :۔ غلام محمد پرویز موصی ۱۱۰۷۲ سیکرٹری مال گنج مغل پورہ۔ لاہور

گواہ شد :۔ عبد الحمید مکان ۶ گلی ۱۶ مغل پورہ لاہور

مسل نمبر ۱۸۰۷۷:۔ میں عبد الرحیم ولد رحمت اللہ قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۵۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لائل پور شہر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ (۱) ایک پختہ مکان واقع رضا آباد لائل پور شہر۔ مالیتی آٹھ ہزار روپیہ اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۲) میں کپڑے کی دکان کرتا ہوں میری ماہوار آمد اس وقت مبلغ دوصد روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :۔ عبد الرحیم بقلم خود۔

گواہ شد :۔ شیخ عبد الخالق ولد عبد الرحیم لائل پور

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔

مسل نمبر ۱۸۰۷۸:۔ میں منیر احمد چوہان۔ ولد ماسٹر اللہ لوک صاحب قوم چوہان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن تارڑ ڈاکخانہ بادا فقیر والی ضلع سیالکوٹ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۱/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ ایک پلاٹ خالی رقبہ دس مرلہ (اٹھہتر مربع فٹ) واقعہ محلہ نیا گولبازار شرقی (دار العلوم) ربوہ میں واقع ہے۔ جس کی قیمت موجودہ مبلغ ۷۷۵/- روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ ۲۹۵/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ساتھ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا میری وصیت یکم نومبر سے ہی منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ منیر احمد چوہان بقلم خود۔

گواہ شد :۔ عبد اللطیف خان سیکرٹری مال ڈیریانوالہ۔ ضلع سیالکوٹ

گواہ شد :۔ ناصر علی موصی ۱۹۸۴ صدر جماعت احمدیہ ......

مسل نمبر ۱۸۰۷۹:۔ میں ناصرہ بیگم زوجہ عبد الرحیم صاحب قوم سید گیلانی پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۲۳/۶/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میری آمد کوئی نہیں حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے ہے جو میں وصول کر چکی ہوں میرا زیور کوئی نہیں چار کنال سفید زمین جو میں نے پندرہ سو روپے میں خریدی ہے یہ زمین ملتان اڈہ پر نزد ریڈیو اسٹیشن پر واقع ہے اس کی موجودہ قیمت ۲۰۰۰/- ہزار روپے ہے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اگر کوئی آمد کا ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع بھی دوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ ناصرہ بیگم

گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا گواہ شد۔ عبد الرحیم خاوند موصیہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

اعلان تاشقند کے بعض پہلوؤں کی وضاحت۔ سوال و جواب کا دلچسپ سلسلہ

ربوہ ۲۸ رجنوری۔ بین الاقوامی عدالت کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ اور ممبران اسٹاف سے خطاب کرتے ہوئے بعض سوالوں کے جواب میں اعلان تاشقند کے بعض پہلوؤں کی وضاحت کی۔ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ اعلانِ تاشقند سے مسئلہ کشمیر کو پُرامن طور پر حل کرنے کی راہ ہموار ہوئی ہے اور اس طرح یہ معاملہ پہلے کی نسبت زیادہ موثر طور پر آگے بڑھا ہے۔ اس سلسلہ میں بالخصوص روس کی گہری دلچسپی اور اُس کے اس احساس کو کہ کشمیر کے مسئلہ کا جلد از جلد حل ہونا ضروری ہے خاص اہمیت حاصل ہے۔ آپ نے اس تاثر کو غلط قرار دیا کہ اعلان تاشقند میں کشمیر کے مسئلہ کا ذکر نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا اعلان تاشقند کے نو نکات میں اصولی طور پر یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ دونوں ملک اپنے تمام اختلافات کو بات چیت کے ذریعہ پُرامن طور پر طے کریں گے لیکن بات صرف اتنی ہی نہیں ہے بلکہ اس اعلان کے تمہیدی پیراگراف (Preamble) میں کشمیر کے تنازعہ کا ذکر کیا گیا ہے اور خود کانفرنس کے موقع پر مسئلہ کشمیر کے بارہ میں تفصیلی بات چیت ہوئی ہے جو مسئلہ کشمیر کی موجودگی اور اس کی سنگینی پر دال ہے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ اور ممبرانِ اسٹاف کا یہ خصوصی اجلاس کل ساڑھے دس بجے صبح سکول کے بشیر ہال میں منعقد ہوا۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے تشریف لانے پر جملہ حاضرین نے کھڑے ہوکر آپ کا استقبال کیا۔ محترم چوہدری صاحب موصوف کے اسٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کی تحریک پر اجلاس کی کارروائی سکول ہذا کے مینیجر مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے ایک طالب علم حافظ عباس علی نے کی۔

ازاں بعد صاحبِ صدر کی درخواست پر محترم چوہدری صاحب موصوف نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں اس امر کو پسند کروں گا کہ باقاعدہ تقریر ہونے کی بجائے اس مجلس میں سوال و جواب کے رنگ میں تبادلہ خیالات ہو۔ تاہم میں کسی امر کے متعلق سوال کرنے سے متعلق بعض اصولی باتیں بیان کر دیتا ہوں تاکہ آپ لوگ سوال پوچھتے وقت انہیں ملحوظ رکھ سکیں۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان میں سے ایک بہت بڑی نعمت قوت فکر بھی ہے یعنی مختلف امور اور پیش آنے والے واقعات کے بارہ میں سوچنا اور غور کر کے نتائج اخذ کرنا۔ سوال و جواب کے وقت بھی یہ قوت ہمہ وقت کارفرما رہ کر نتائج اخذ کرنے میں مدد دیتی ہے۔ سو کسی امر کے متعلق سوال پوچھنے میں بھی قوت فکر سے کام لینا چاہیئے سوال ایسا ہونا چاہیئے جو بامعنی اور بامقصد ہو اور اپنے اندر کوئی ابہام نہ رکھتا ہو۔ سوال اس طور پر اور ایسے الفاظ میں پوچھنا چاہیئے کہ جواب دینے والے پر استفسار پورے طور پر واضح ہو جائے۔

اس امر کو ایک مثال سے واضح کرتے ہوئے محترم چوہدری صاحب نے فرمایا سوال پوچھنا بھی ایک رنگ میں مچھلی پکڑنا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے ہر شخص اس وقت تک مچھلی نہیں پکڑ سکتا جب تک وہ مچھلی پکڑنے کے طریق اور اس کی احتیاطوں سے واقف نہ ہو۔ پس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ سوال پوچھنے کے طریق اور اس کی احتیاطوں کو مدنظر رکھا جائے۔

آپ نے فرمایا محض سوال کرنے کی غرض سے سوال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جب بھی ذہن میں کوئی سوال آئے قوت فکر سے کام لیتے ہوئے پہلے خود اس سوال کا جواب معلوم کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اگر اس غور و فکر کے نتیجہ میں خود جواب معلوم ہو جائے تو پھر خواہ مخواہ سوال نہیں پوچھنا چاہیئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ لوگ اس طرح غور و فکر کی عادت ڈالیں گے تو آپ کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ اس سے آپ کے ذہن کو جلاء نصیب ہوگی اور نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت ترقی کرے گی۔ یہ طریق نامناسب ہوتا ہے کہ آدمی سوال کرنے کی نیت سے کمرے میں داخل ہو اور جو سوال وہ سوچ کر آیا ہو خواہ کسی اور سوال کے ضمن میں اُس کے اپنے سوال کا جواب آبھی چکا ہو پھر بھی وہ کھڑے ہوکر اپنا سوال دہرانے سے باز نہ آئے۔ پھر ایک ضروری بات یہ ہے کہ جواب کو پوری توجہ اور غور سے سننا چاہیئے۔ بعض اوقات بات کو توجہ سے نہ سننے کے نتیجہ میں انسان یہی سمجھتا ہے کہ سوال کا جواب نہیں ملا حالانکہ قصور اس کی اپنی عدم توجہی کا ہوتا ہے۔ پھر سوال کرنے والے اور جواب دینے والے دونوں کو اپنی عقل سمجھ اور علم پر ناز نہیں کرنا چاہیئے۔ دونوں ہی کو اپنے محدود علم کا احساس ہو تو پھر سوال و جواب کا سلسلہ صحیح خطوط پر چل کر نتیجہ خیز ہو سکتا ہے۔ جب بھی اپنی عقل کو آسمان پر چڑھانا شروع کر دیتا ہے وہ اپنی بے عقلی کا ثبوت مہیا کرتا ہے۔ ان اہم ارشادات کے بعد آپ نے حاضرین کو استفسار کرنے کی اجازت دی چنانچہ طلباء اور ممبران اسٹاف نے باری باری سوال پیش کئے اور آپ نے ان کے جواب دیئے۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ نصف گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا۔ سوالات زیادہ تر اعلان تاشقند اور اس کے مضمرات کے بارہ میں تھے۔

آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ملک بھر کے سپورٹس کے حلقوں میں یہ خبر مسرت کے ساتھ سنی جائے گی کہ امسال آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ ۱۰-۱۱-۱۲ر فروری ۱۹۶۶ء کو اپنی روایتی شان کے ساتھ تعلیم الاسلام باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام ہو رہا ہے۔ اس سال اس ٹورنامنٹ کی اہمیت اور شان کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت و خدام نوازی ٹورنامنٹ کو اپنے اسم گرامی سے منسوب کیا جانا منظور فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ یہ عزت ربوہ اور ربوہ سے باہر کے شائقین، کھلاڑیوں اور منتظمین اور دیگر تمام احباب کو مبارک کرے، آمین۔ آئندہ سے یہ ٹورنامنٹ اسی نام سے موسوم کیا جائے گا۔

تمام کھلاڑیوں خصوصاً ربوہ کی تمام کلبوں کے اراکین سے پرزور استدعا ہے کہ وہ پورے اخلاص اور تندہی سے پریکٹس شروع کر دیں۔ اور آج بروز ہفتہ مورخہ ۲۹ رجنوری ۶۶ء کو پونے چار بجے شام کالج کورٹس میں جمع ہو جائیں۔ تاکہ ان کے تفصیلی فرائض اور دیگر ضروری امور فرداً فرداً واضح کئے جا سکیں۔ کلبوں کے وہ اراکین جو ربوہ سے باہر ہوں وہ بھی فوری طور پر سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی سے رابطہ قائم فرمائیں اور وقت مقررہ سے پہلے ربوہ پہنچ جائیں۔ ٹورنامنٹ کے موقع پر ریفریز کا کورس بھی ہوگا۔

(سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد شہید کے لئے ستارہ جرأت کا اعزاز

پشاور ۲۹ رجنوری۔ صدر پاکستان نے پاک فضائیہ کے تین افسروں کو ان کی شہادت کے بعد بہادری اور شجاعت کے تمغے دیئے ہیں ان میں سے سکواڈرن لیڈر سرفراز احمد رفیقی کو ہلال جرأت اور سکواڈرن لیڈر علاؤالدین احمد اور سکواڈرن لیڈر خلیفہ منیر الدین احمد کو ستارہ جرأت کے اعزازات ملے ہیں۔ پاک فضائیہ کے طیاروں نے امرتسر کے قریب ایک بہت طاقتور راڈر سٹیشن کو تباہ کرنے کے لئے کئی حملے کئے اور بالآخر اسے تہس نہس کر دیا۔ اس راڈر سٹیشن کی حفاظت کے بہت پختہ انتظامات کئے گئے تھے سکواڈرن لیڈر منیر الدین احمد نے ان تمام حملوں میں اپنی ذاتی حفاظت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سخت حملے کئے اور کئی بار دشمن کی توپوں کے فائرنگ زون میں داخل ہو گئے تاکہ دشمن کے راڈر کا پتہ چلا کر اُسے تباہ کر سکیں ۱۱ر ستمبر کو آخری اور کامیاب حملے کے دوران ان کا طیارہ دشمن کی توپوں کی زد میں آگیا اور وہ شہید ہو گئے اس سے پہلے انہوں نے فضا میں دشمن سے آٹھ مقابلوں میں حصہ لیا اور ۱۰ر ستمبر کو بھارت کی سرزمین پر دشمن کا ایک نٹ ہوائی جہاز مار گرایا۔ اس بے مثال شجاعت پر انہیں ستارۂ جرأت کا اعزاز دیا گیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴